برقِ آسمانی
بر
فتنہ شیطانی
حضرت علامہ
مولانا محمد حسن علی رضوی مدظلہ العالی
البرهان پبلی کیشنز

یا اللہ جل جلالہٗ ۷۸۶/۹۲ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تیرے اعداء میں رضا کوئی بھی منصور نہیں
بے حیا ء کرتے ہیں کیوں شور بپا تیرے بعد

نام نہاد مناظر اسلام ملاں یوسف رحمانی کے ابلیسی افتراءت
و شیطانی خرافات کا مدلل و مسکت جواب

برق آسمانی
بر
فتنہ شیطانی

اہل علم و انصاف کی خدمت میں ایک اہم پیشکش اور دعوت غور و فکر

فاتح نجدیت
از : قاطع دیوبندیت مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی

البرہان پبلیکیشنز لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رحمۃ للعالمین

وعلیٰ آلک واصحابک یا سید المرسلین

نام کتاب	برق آسمانی بر فتنۂ شیطانی
مصنف	علمبردارِ مسلک اعلیٰ حضرت ضیغم اہلسنت علامہ مولانا محمد حسن علی رضوی مدظلہ العالی
ضخامت	۲۰۸ صفحات
ناشر (طبع اوّل)	مکتبہ فریدیہ، جناح روڈ، ساہیوال
اشاعت حاضرہ	۲۵ صفر المظفر ۱۴۲۴ ہجری قدسی / اپریل ۲۰۰۳ء
ناشر	البرہان پبلیکیشنز، لاہور
زیر اہتمام	محمد سلیم جلالی قادری
ہدیہ	

﴿ملنے کا پتہ﴾

☆ ناظم اعلیٰ بزمِ رضویہ، ۳۷/۱۴ اداتا نگر بادامی باغ، لاہور

☆ مکتبۂ اعلیٰ حضرت، گنج بخش روڈ، لاہور ☆ سُنی کتب خانہ، گنج بخش روڈ، لاہور

☆ شبیر برادرز، اردو بازار، لاہور ☆ ضیاء القرآن پبلیکیشنز گنج بخش روڈ، لاہور

☆ مکتبۂ رضویہ، آرام باغ روڈ، کراچی ☆ مکتبہ انوارِ رضا، مقام رضا، مدینہ ٹاؤن میلسی

☆ مکتبۂ اہل سُنّت (انجمن انوار القادریہ) برائٹ کارنر دوکان نمبر ۹ سبزی منڈی، کراچی

☆ الجامعہ نقشبندیہ بستان العلوم، کڈھالہ (مجاہدہ آباد)، ضلع بھمبر، آزاد کشمیر براستہ گجرات

☆ رضا اکیڈمی ۲۶/ کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی نمبر ۳

فرمایا ہے اور مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے مافوق الاسباب اور غیر وجد و ذوق و سکر کی حالت میں بطور عقیدہ رکھنے والے کے متعلق فرمایا ہے۔"

("سیف رحمانی صٓ ۶۵ و صٓ ۶۶)

جواب: اب معلوم ہوا دیوبندی دھرم میں شریعت و طریقت دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں مصنف "سیف رحمانی" نے وجد و ذوق و سکر کا بہانہ بنا کر وہ بات کہی ہے جو آج تک کسی دیوبندی ملاں نے نہیں کہی نہ اس نے اپنے اکابر علماء کا حوالہ دیا۔ بلکہ مفتی احمد یار خاں صاحب گجراتی اور مولانا احمد سعید صاحب کاظمی کے دامن میں پناہ لے کر جان بچانے کی کوشش کی ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ مصنف "سیف رحمانی" حالت وجد و ذوق و سکر میں شرکیہ کفریہ عقائد اپنانے و اختیار کرنے کا ثبوت کتاب و سنت سے پیش کرتا لیکن "چناں" کے حوالے دینے والا جاہل کتاب و سنت تفسیر و حدیث و فقہ کو کیا جانتے۔ اگر تمام دیوبندی ملاں یہ مان لیں کہ حالت وجد و ذوق و سکر میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام بزرگان دین اولیاء کرام قدست اسرارہم سے امداد و اعانت طلب کر سکتے ہیں، اُن کو امداد کے لیے پکار سکتے ہیں۔ تو بہت سے اختلافی مسائل کا خود بخود تصفیہ ہو جائے گا۔ مصنف "سیف رحمانی" کو یہ بات اس وقت سوجھی جب مقتول المسلمین اسماعیل قتیل کے فتویٰ سے حاجی امداد اللہ صاحب مشرک و لعنتی قرار پائے۔ اگر کوئی سُنّی مسلمان یوں کہے

غوث اعظم بمن بے سر و ساماں مددے
قبلۂ دیں مددے کعبۂ ایماں مددے

یا ہے بگرداب بلا افتادہ کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

کہے تو وجد و ذوق و سکر کی کوئی تاویل نہ سُنی جائے۔ اور جب اسماعیل قتیل کے فتویٰ سے حاجی امداد اللہ صاحب مشرک و لعنتی قرار پائیں تو وجد، ذوق و سکر یاد آ جائے۔ کیا

شریعت مطہرہ میں وجد و ذوق و سکر کی حالت میں کفریہ شرکیہ لغنیہ عقائد اپنانے کی کھلی چھٹی ہے؛

تضاد بیانی ایک طرف تو جاہل مصنف "سیف رحمانی" حاجی امداد اللہ صاحب کے اشعار کو وجد، ذوق، سکر پر محمول کر کے اپنے اکابر کی گردن پر خود چھری پھیرتا ہے لیکن دوسری طرف کہتا ہے "اگر کوئی مشکل و پیچیدہ مسئلہ در پیش ہوتا تو مولانا امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیر مرشد مولانا نور محمد سے دریافت کر کے علمی عقدہ و مشکل کو حل کر لیتے۔" (سیف رحمانی ص ۶۵)

اگر بات صرف مشکل و پیچیدہ مسئلہ کی تھی اور حاجی صاحب اپنے پیر و مرشد سے صرف علمی عقدہ مشکل حل کرتے تھے تو پھر حالت وجد و ذوق اور سکر وغیرہ کے بہانے بنانے کی کیا ضرورت ہے؛ علمی و پیچیدہ مسئلہ تو آج بھی ہر کوئی اپنے علماء سے پوچھتا ہے اور علمی عقدہ و مشکل حل کرتا ہے۔ دیوبندی بھی کرتے ہیں اس میں ہیر پھیر کی آخر کیا ضرورت ہے؛ لیکن یاد رہے معاملہ صرف پیچیدہ مسئلہ کی دریافت اور علمی عقدہ کشائی کا نہیں بلکہ حاجی امداد اللہ صاحب کے نزدیک دُنیا و آخرت میں ہر جگہ اولیاء اللہ سے امداد، اعانت طلب کرنا، اُن کو امداد کے لئے پکارنا جائز ہے۔ دُنیا میں تو پیچیدہ مسائل کے حل اور علمی عقدہ کشائی کی ضرورت در پیش آسکتی ہے۔ لیکن حاجی امداد اللہ صاحب تو قیامت کے دن محشر کے روز تک کی بات کر رہے ہیں۔ مذکورہ بالا اشعار کے آخر میں لکھتے ہیں ؎

آسرا دُنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا
تم سوا اوروں سے ہرگز کچھ نہیں ہے التجا
بلکہ دن محشر کے بھی جس وقت قاضی ہو خدا
آپ کا دامن پکڑ کر یوں کہوں گا برملا
اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا